ٹیلیفون نمبر ۳۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳ | ۹ ماہ شہادت ۱۳۲۴ ہش | ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ | ۹ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۸۳

مدینۃ المسیح

لاہور ۸ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۱ بجے شب بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ نزلہ کو کچھ آرام ہے۔ مگر کسی قدر پیچش کی تکلیف ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

قادیان ۸ ماہ شہادت۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج خدا تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ الحمد للہ

سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت آج زیادہ ناساز رہی۔ بخار ۱۰۵ درجہ تک اور بے چینی رہی۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا بخار تو آج اتر گیا ہے لیکن ابھی کمزوری ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے حافظ مبارک احمد صاحب اور سید احمد علی صاحب مولوی فاضل کو کروالیاں ضلع گورداسپور بسلسلہ مناظرہ بھیجا گیا۔

آج صبح ۱۰ بجے مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پروفیسر تعلیم الاسلام کالج کی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب بھی شریک ہوئے اور

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

شیرازۂ قادیان

(از ایڈیٹر)

اخبار "زمیندار" سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دیرینہ مگر نہائت ناکام مخالف ہے۔ اس نے اس مخالفت کی رو میں بہہ کر بعض اوقات ایسی ایسی حرکات بھی کیں۔ جو خدا تعالےٰ کے غیظ و غضب کو بھڑکانے کا موجب ہوئیں۔ اور جن کا "زمیندار" کو نہائت ہی تلخ خمیازہ بھگتنا پڑا۔ اب رسی تو جل چکی ہے مگر بل ابھی تک باقی ہے۔ نثر میں جماعت احمدیہ کے خلاف لکھتے لکھتے جب کوئی نتیجہ نکلتا نظر نہیں آتا۔ تو "زمیندار" کے آقا مولوی ظفر علی صاحب خود نظم میں دل کا بخار نکالنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اسے بھی جب بے اثر پاتے ہیں۔ تو ایک لمبے عرصہ کے لئے گوشہ گمنامی میں مونہہ چھپا لیتے ہیں۔

چند دن ہوئے مولوی ظفر علی صاحب نے ایک تازہ نظم میں دو شعر جماعت احمدیہ کے خلاف بھی لکھے۔ جنہیں "زمیندار" نے بخط جلی شائع کیا۔ اشعار یہ ہیں ؎

ایمان تازہ کرنے کی ہو آرزو اگر
شیرازہ قادیان کا پریشان کیجئے
دعوائے پیمبری کلب جیسے ہو نبیؐ کے بعد
اس کو سپرد جرگۂ افغان کیجئے

مگر یہ جو کچھ کہا گیا ہے وہ شاعرانہ بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ کیونکہ کسی پہلو سے بھی اس میں حقیقت کا کوئی شائبہ نہیں پایا جاتا۔ اول تو ایمان تازہ کرنے کی آرزو ہر وقت ہی ایک مومن کے قلب میں جاگزین رہتی ہے۔ پھر اس کے متعلق "اگر" کے کیا معنے؟ دوسرے شیرازۂ قادیان جب اس وقت کسی سے منتشر نہ ہو سکا۔ جبکہ اس کی ابتداء تھی۔ اور جب بظاہر حالات وہ نہائت ہی کمزور اور ضعیف تھا۔ تو اب کس کی طاقت میں ہے کہ اسے پریشان کرنے کا خیال بھی دل میں لا سکے؟ پھر یہ نہیں کہ ابتداء سے لے کر اس وقت تک کسی نے اس شیرازہ کو پریشان کرنے کی کوشش نہیں کی۔ ابتداء سے ہی ہر طرف سے مخالفین اس پر بڑے زور شور کی یورش کرتے رہے۔ بڑے ساز و سامان کے ساتھ حملہ آور ہوتے رہے۔ بڑی طاقت اور قوت کے ساتھ کچلنے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن ہر بار انہیں ناکامی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ اور یہ سلسلہ سالہا سال تک چلتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ مخالفین نے کھلے طور پر اپنی ناکامی و نامرادی کا اعتراف کر لیا۔ مولوی ظفر علی صاحب اور خود "زمیندار" بھی انہی میں سے ہیں۔ چنانچہ ۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء کے "زمیندار" میں مولوی ظفر علی صاحب نے بالفاظ جلی جماعت احمدیہ کے متعلق اعلان کر دیا۔

"یہ تناور درخت ہو چلا ہے اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔"

اس کے مقابلہ میں اپنی اور اپنے جیسے تمام دوسرے لوگوں کی جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں ناکامی کے متعلق نہائت ہی حسرت اور افسوس کے ساتھ لکھا۔

"آج میری غیرت زدہ نگاہیں بہ حسرت دیکھ رہی ہیں۔ کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفے تک کو خاطر میں نہیں لاتے غلام احمد قادیانی کی خرافات واہیہ پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے ہیں۔"

اس سے بڑھ کر جماعت احمدیہ کی کامیابی اور ترقی کا اور اپنی ناکامی و نامرادی کا اعتراف اور کیا ہو سکتا ہے۔ اور یہ آج سے کئی سال پہلے کی بات ہے۔ آج جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس مقام سے بہت آگے بڑھ چکی ہے۔ جہاں ۱۹۳۲ء میں تھی۔ پھر آج کون ہے۔ جو شیرازۂ قادیان کو پریشان کرنے کا ارادہ کر سکے۔ اس میں کامیاب ہو سکے؟

اس میں شک نہیں کہ جماعت احمدیہ اپنے اخلاص اور قربانی میں روز بروز ترقی کر رہی ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ مخالفین کے مقابلہ میں دنیاوی سامانوں کے لحاظ سے کچھ نسبت ہی نہیں رکھتی۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات وہ لوگ بھی جو احمدیت کے مقابلہ میں ناکام ہو چکے ہیں کہہ دیتے ہیں کہ وہ یہ کر دینگے۔ اور وہ کر دینگے۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ کی ترقی اور کامیابی دنیاوی ساز و سامان کی رہین منت نہیں۔ بلکہ محض خدا تعالےٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ اور یہ فضل جس طرح شروع سے جماعت کے شامل حال رہا۔ اسی طرح اب بھی وہی ہمارا سہارا ہے۔ اور اسی کے ذریعہ ہمیں دنیا میں بڑی بڑی کامیابیاں اور فتوحات حاصل ہونگی اور کسی کی طاقت میں نہیں کہ ہمارے شیرازہ کو منتشر کر سکے۔

لیکن جماعت احمدیہ کو بھی یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ اپنا فضل اور انعام اسی جماعت پر نازل کرتا رہتا ہے۔ جو اپنے اخلاص اور قربانیوں سے اپنے آپ کو اس کا مستحق ثابت کرتی جاتی ہے۔ اور ہر وقت خدا تعالےٰ کے لئے اپنی ہر چیز پیش کرنے کے لئے تیار رہتی ہے۔ اگر جماعت احمدیہ چاہتی ہے۔ کہ احمدیت ساری دنیا میں پھیل جائے۔ اسلام تمام ادیان پر غالب آ جائے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے بروز حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام دنیا کے کناروں تک پھیل جائے۔ اور ہر احمدی کہلانے والا دنیا اور آخرت کے انعامات کا وارث بن جائے تو ضروری ہے کہ جانی اور مالی جو بھی قربانی کرنے کا موقعہ ملے۔ اس میں ایک لمحہ کا بھی توقف نہ کرے۔ اور اس میں روز بروز بڑھتا ہی جائے۔ جب تک یہ جذبہ جماعت احمدیہ میں موجود رہے گا اُسے کوئی دنیا کی طاقت نہ صرف نقصان نہیں پہنچا سکیگی۔ بلکہ اس کی ترقی کو بھی نہیں روک سکے گی۔ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے ہمیں اس بات کی توفیق دے۔ کہ ہم اس کی رضا حاصل کرنے اور اس کے مخلص بندے بننے کے لئے ہر قربانی کرنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھیں۔

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ کے لئے دعا کی درخواست

لاہور ۸ اپریل۔ آج لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ حرم حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ابھی اپریشن نہیں ہوا کل ۱۰ بجے انشاء اللہ ہوگا۔ احباب جماعت ان کی صحت اور خیر و عافیت کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

لیگوس میں سیرت النبیؐ کا نہایت کامیاب جلسہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق معزز انگریزوں کی تقریریں

لیگوس ۲۹ مارچ مکرم جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔

سیرت النبیؐ کا جلسہ کل منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی۔ گلوور میموریل ہال جو لیگوس کا سب سے بڑا ہال ہے۔ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ مس وینیکا پلٹ۔ مسٹر نیون ایم۔ اے۔ ایم بی پبلک ریلیشنز آفیسر مسٹر اڈیشی گبن ایم۔ ایس بی اور مسٹر اکنٹورا ایڈیٹر "ڈیلی سروس" نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمالات اور آپ کی بے نظیر تعلیم کے بارہ میں خراج تحسین ادا کیا۔ حاضرین میں اعلیٰ تعلیم یافتہ عیسائی مسلمان عورتیں اور مرد بھی موجود تھے مسٹر ہربرٹ میکاؤلے نے جو بہت بڑے سیاسی لیڈر ہیں۔ صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔

احمدی انجنیروں کے پتے درکار ہیں

قادیان میں ایک ایسا ہال تعمیر کرنے کی تجویز ہے جس میں ایک لاکھ آدمی بیٹھ سکیں۔ اس کے لئے جماعت کے قابل سینیئر انجنیروں سے مشورہ کی ضرورت ہے۔ ایسے دوست اپنے پتہ سے جلد مجھے مطلع فرمائیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

مجالس خدام الاحمدیہ ——— اور وقف ایام

الفضل میں اعلانات کے ذریعہ اور خطوط کے ذریعہ بھی مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست کی جا رہی ہے کہ وہ ہر خادم سے کچھ نہ کچھ ایام تبلیغ کے لئے وقف کرائیں۔ اور اس کی اطلاع شعبہ تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ کو دیں۔ واقفین ایام کو حسب حالات الٰہی کے علاقوں میں یا ان کے رشتہ داروں میں یا ضلع گورداسپور اور امرتسر کے چیدہ مقامات پر تبلیغ کے لئے متعین کیا جائیگا۔ قائدین مجالس واقفین ایام کی فہرست روانہ کرتے وقت تحریر کر دیا کریں۔ کہ وقف کنندہ کو کس جگہ تبلیغ کے لئے متعین کرنا مناسب ہوگا۔ وہ لوگ جو زیادہ مالی اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔ ان کیلئے اپنے علاقوں میں یا رشتہ داروں میں تبلیغ کرنا زیادہ موزون ہوگا۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ وقف کردہ ایام میں دوسرے کاموں سے فراغت حاصل کر کے زیادہ سے زیادہ وقت تبلیغ میں صرف کیا جائے۔

قائدین سے التماس ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کے پیش نظر اس تحریک کو کامیاب بنانے کا جلد مؤثر اور نتیجہ خیز قدم اٹھائیں۔ (خاکسار عباس احمد مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ)

نہایت ضروری اعلان برائے موصیان

چونکہ انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء تک ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے حصہ آمد کے موصی حضرات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنا کل حساب اپریل ۱۹۴۵ء تک کا ۳۰ اپریل سے قبل بے باق فرمائیں۔ تا ان کے حساب میں گڑبڑ نہ ہو اور نہ ہی ان کے نام بقایا داروں کی لسٹ میں ظاہر ہوں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

امامِ مبارک

مبارک۔ مبارک امام آگیا
مرے جذبۂ شوق کا ہے اثر
ہوئی ظلمتِ کفر۔ کافور سب
کئی دن سے تھے منتظر مضطرب
ہم ہو کے پیوست لب رہ گئے
جدہر دیکھتا ہوں ادہر وہ ہی وہ
یہ قربانیاں دیکھ کر کہتے ہیں
نوازش یہ پیر مغاں کی تو ہے
مرے دل کی کیا پوچھتے ہو خبر
زلازل کی کثرت۔ ملاحم کا زور
مسلمان اللہ اللہ کہیں
مرے رب کی ہیں یہ عجب قدرتیں
بڑھا ضبط ضابط تو رندوں کو بھی
چلو جانے دو عذر کر لو قبول
بلایا تو آواز آئی حضور!

وہ موعود خیر الانام آگیا
کہ وہ ماہ۔ بالائے بام آگیا
ضیا پاش ماہِ تمام آگیا
فالحمد للہ پیام آگیا
زباں پر مری کس کا نام آگیا
محبت میں یہ کیا مقام آگیا
زمانِ صحابہ کرام آگیا
کہ ہم بے بسوں تک بھی جام آگیا
کسی معرکے میں وہ کام آگیا
زمانہ یہ کیا فتنہ کام آگیا
لبِ ہندو پر رام رام آگیا
کہ صیاد خود زیرِ دام آگیا
خیالِ حلال و حرام آگیا
کہ بھولا ہوا صبح۔ شام آگیا
غلام آگیا ہاں غلام آگیا

خبر پہنچی اکمل سے آئے امام
تو ہر نیک بہرِ سلام آگیا

اکمل عفا اللہ عنہ

مذاہب عالم کانفرنس دہلی میں جناب مولوی ابو العطاء صاحب کی تقریر

۳۱ مارچ اور یکم اپریل کو دہلی میں بمقام دیوان ہال مذاہب عالم کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کے لئے یہ مضمون رکھا گیا تھا۔ کہ مذاہب میں اس قدر اختلافات کے باوجود صلح کیونکر ہو سکتی ہے۔ اور کس طرح امن قائم ہو سکتا ہے۔ احمدیہ جماعت کی طرف سے جناب مولوی ابو العطاء صاحب مولوی فاضل نے یکم اپریل کی شب کو اس موضوع پر نصف گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حسب ذیل دس امور پیش کئے اور فرمایا۔ جب تک ان کے متعلق ہم اپنے نظریہ کو صحیح نہیں کریں گے اس وقت تک حقیقی صلح اور امن کی بنیاد قائم نہیں ہو سکتی۔ وہ امور یہ ہیں:۔

(۱) قومیت کا غلط نظریہ (۲) قومیت کے متعلق تنگ نظریے (۳) غریب اور امیر کی تمیز (۴) مذہب میں جبر (۵) عبادت گاہوں کا احترام (۶) زبان کے متعلق جھگڑے (۷) دنیا میں تمدنی امور میں مساوات (۸) صحیح عقائد کو فراخدلی کے ساتھ قبول کرنا (۹) بانیانِ مذاہب کی عزت کو قائم کرنا اور (۱۰) یہ تسلیم کرنا کہ ہر قوم اور ملک میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہادی اور راہبر مبعوث ہوئے ہیں۔

فاضل مقرر نے ان امور کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔ ایسی صلح جس میں ایک فریق دوسرے کو محض زبانی خوش کرنے کے لئے اچھا کہے حالانکہ دل نفاق سے پُر ہوں۔ ہرگز کوئی خوشکن نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی۔ حقیقی صلح وہی ہے۔ جو مستحکم اور پائدار اصول پر قائم ہو۔ اور جس میں نفاق کا شائبہ نہ ہو۔ چونکہ دوسرے مقررین میں سے کسی نے بھی کوئی ایسی ٹھوس بات پیش نہ کی۔ اس لئے سامعین نے جناب مولوی صاحب کی تقریر کو ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔ اور اس بات کا اعتراف کیا کہ یہ ایک تقریر ایسی ہے۔ جس میں صحیح علاج بتایا گیا ہے۔ ہال کے باہر کئی ہندو نوجوان جناب مولوی صاحب سے آ کر ملے۔ اور مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے پتہ نوٹ کیا۔ (خاکسار عبد الحمید سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دہلی)

ایک فوری ضرورت

نظارت دعوت و تبلیغ کو بیرون ہند کے ایک نہایت اہم ملک میں بھجوانے کیلئے مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی مرتبہ احمدیہ پاکٹ بک مکمل کی ضرورت ہے اس کا وہاں کی مقامی زبان میں ترجمہ کر کے چھپوایا جائیگا۔ ... جو دوست اس ثواب میں حصہ لینا چاہیں اور یہ کتاب فارغ کر سکیں۔ اس کی ایک دو جلدیں مہیا کر کے ممنون فرمائیں۔ (رشید احمد ارشد بی۔ اے ناظر دعوت و تبلیغ قادیان پنجاب)

بدیوں کا نیکیوں میں تبدیل ہو جانا

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

یہ سرخی پڑھ کر آپ حیران ہوں گے مگر اس کے متعلق قرآن مجید کی ایک آیت یہ ہے فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات۔ یعنی خدا تعالےٰ ان لوگوں کی بُرائیاں بدل ڈالتا ہے بھلائیوں سے (فرقان) اس پر آپ پھر پوچھیں گے۔ کہ برائیاں بھلائیوں سے کیونکر بدلی جا سکتی ہیں۔ اس کا جواب ہے کہ کئی طریقے ہیں۔ جن سے انسان بدی کے بدلے بھلائی لے سکتا ہے۔ اور وہ حسب ذیل ہیں

(۱) یعنی خدا تعالےٰ ان کی موجودہ تکلیفوں اور دکھوں کو راحتوں اور سکھوں سے تبدیل کر دیگا۔ یعنی وہ زمانہ بھی آتا ہے جب یہ سب دکھ دور ہو کر راحتیں اور آرام اور حکومتیں مل جائینگی۔

(۲) دوسرا رنگ بُرائی کے نیکی میں تبدیل ہونے کا یہ ہے۔ کہ مثلاً ایک گنہگار ہے دوسرے لوگ اس کی غیبت کرتے ہیں۔ اس سے حسد کرتے ہیں۔ اسے دھوکہ دیتے ہیں۔ مالی معاملات اور عہد میں اس سے بدمعاملگی کرتے ہیں۔ تو ان لوگوں کے نیک اعمال اس گنہگار کو مل جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے اس کی بدیاں دُور ہو کر اس کے نامہ اعمال میں دُوسرے لوگوں کی نیکیاں جمع ہوتی جاتی ہیں۔

(۳) تیسرا طریقہ اس تبدیلی کا یہ ہے کہ جب بندہ توبہ استغفار کرتا ہے۔ تو اسکے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور رجوع الی اللہ اور استغفار اور انابت کی نیکیاں ان گناہوں کے بدلہ میں اس کے اعمال نامہ کی خانہ پُری کر دیتی ہیں۔

(۴) چوتھا طریقہ یہ ہے۔ کہ جب بندہ بدی شروع کرتا ہے۔ پھر راستہ میں ہی خدا کے خوف سے رُک جاتا ہے۔ اور وہ بدی تکمیل کو نہیں پہنچتی۔ تو اس بندہ کے اعمال میں وہ بدی نہیں بلکہ نیکی لکھی جاتی ہے۔ مثلاً بندہ پہلے بدنظری کرتا ہے۔ پھر بڑھتا بڑھتا اصل بدکاری کے دروازہ تک جا پہنچتا ہے۔ تو اب اگر وہ اس آخری مقام سے خوفِ خدا کی وجہ سے واپس بھاگے اور نادم ہو اور تکمیل بدکاری کی نہ ہو۔ تو وہ تمام گناہ کے مبادی جو اس نے پہلے کئے تھے نیکی میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اور بجائے ظلمت کے اُسے ایک نور ملتا ہے۔ اور اسی نور کا نام حسنہ ہے۔ گویا کام شروع تو گناہ سے کیا تھا مگر وہ ناتمام گناہ نیکی شمار ہو جاتا ہے۔

(۵) آخر میں ان سب سے عجیب اور اعلیٰ تبدیلی کا حال بھی سن لیجئے۔ یعنی جب خدا تعالیٰ کسی پر خاص فضل اور مغفرت کرنے پر آتا ہے۔ تو اپنی اس صفت کے ماتحت واقعی بدیوں کو نیکیوں سے۔ کسی کو فضل سے مفلسی کو امیری سے۔ مصیبت کو راحت سے اور دوزخ کو جنت سے بدل دیتا ہے۔ اور یہ بھی ایک طریقہ ہے خداوندی سٹاک ایکسچینج کا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی اس عجیب صفت پر غور کرنے میں اتنا محو ہوا کہ مجھے ایک نئی دعا سوجھ گئی۔ اور اب میں کبھی کبھی اسے مانگا کرتا ہوں۔ یعنی "اے میرے اللہ۔ اے میرے رب اے مبدّل السیّات بالحسنات۔ میری یہ عمر اب اپنے آخری کنارہ پر پہنچ گئی۔ میں نے کوئی اعمال صالحہ نہیں کئے۔ میرے قوے دماغ اور ہمت سب ٹوٹ چکے۔ اور آئندہ نیک اعمال کرنے کی ساری طاقتیں سلب ہو چکیں۔ اس صورت میں جب میرا پچھلا بینک حسنات سے خالی اور سیئات سے پُر ہے۔ اور آگے کیلئے نئے اعمال صالحہ کرنے کی کوئی صورت نہیں۔ تو اب میرے لئے ایک اور صرف ایک ہی راستہ باقی رہ گیا ہے۔ یعنی یہ کہ میں تیری اسی صفت یبدل اللہ سیئاتھم حسنات کا دامن پکڑ کر تجھ سے ہی التجا کروں۔ کہ میری بدیوں اور گناہوں کے ذخیرہ کو حسنات میں تبدیل کر دے کیونکہ تو اپنی ہر صفت کے اظہار پر قادر ہے۔ بلکہ تو اپنی اعلیٰ صفات کے مظاہرہ کا موقعہ خود ڈھونڈھتا رہتا ہے۔ پس مجھ پر رحم فرما۔ اور میرے ان گناہوں کے انبار کو اپنے محکمہ ایکسچینج (Exchange) میں ان نیکیوں کو تبدیل کر کے میری نجات و فلاح کے سامان مہیا فرما۔ میرے کھوٹے سکوں۔ نقلی نوٹوں اور مصنوعی کانچ کے ٹکڑوں کو کھرے پونڈوں اصلی نوٹوں اور سچے جواہرات میں بدل کر ان کو قبول فرما۔ آمین"۔

مسلم کی ایک حدیث میں ایک شخص کا ذکر آتا ہے۔ کہ قیامت کے دن وہ دربار الٰہی میں پیش کیا جائیگا۔ اور ارشاد الٰہی فرشتوں کو اس کے متعلق یہ ہوگا۔ کہ اس کے صغیرہ گناہ اس کے آگے پیش کرو اور کبیرہ گناہوں کا فی الحال ذکر نہ کرو۔ جب وہ گناہ پیش کئے جائینگے۔ اور پُوچھا جائیگا کہ تو نے یہ یہ افعال کئے تھے؟ تو وہ کہیگا ہاں اے میرے رب کئے تھے۔ اور وہ ڈر رہا ہوگا۔ کہ اب ان کے بعد اس کے کبائر پیش کئے جائینگے۔ تو اس وقت خداوند تعالیٰ فرمائیگا۔ کہ جا تیرے ہر گناہ کے بدلے تجھے ایک نیکی دی جاتی ہے۔ یہ سنکر وہ شخص کہیگا کہ خداوندا ابھی تو میرے کبائر باقی ہیں۔ وہ بھی تو پیش ہونے چاہئیں۔ یہ حدیث بیان فرما کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بے اختیار اس شخص کی حالت پر ہنسے۔ سو یہ اصل مظاہرہ ہے اس آیت کی تفسیر کا۔ بعض نادان ایسی باتیں پڑھ کر مذاق اڑانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ یہ اُس توحید کی وجہ سے ہوگا۔ جو اس گناہ گار کے سینہ میں موجود تھی۔ اور اس سچی ندامت کی وجہ سے ہوگا۔ جو اس کے دل میں ہر گناہ کے بعد پیدا ہوتی تھی۔ اور اس جنگ کی وجہ سے ہوگا۔ جو وہ شخص شیطان سے لڑتا لڑتا مر گیا گو اپنی کمزوری کی وجہ سے اس پر غالب نہ آسکا۔

اسلام اور احمدیت کا نظام

قرآن کریم کی آیت انما قولنا لشیٔ اذا اردناہ ان نقول لہ کن فیکون (نحل) سے ثابت ہے۔ کہ جب کوئی امر خدا تعالےٰ کو منظور ہوتا ہے۔ تو اس کے سامان بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے مہیا ہو جاتے ہیں اس مضمون کو حدیث اذا اراد اللہ شیئاً ھیّأ اسبابہ میں بیان کیا گیا ہے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مبعوث ہوئے تو خدا تعالےٰ کو منظور تھا۔ کہ آپ کے ذریعہ مخلوق خدا کو ہدایت نصیب ہو۔ اور لوگ ظلمات سے نکلکر نور کی طرف آئیں۔ اس کے لئے خدا تعالےٰ نے سامان بھی جمع کر دیئے۔ اور باوجود ہر قسم کی مخالفت کے مکہ اور اطراف عالم سے لوگ اسلام قبول کرنے لگے۔ اور آہستہ آہستہ اسلامی نظام قائم ہونے لگا۔ پھر ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ مسلمان انگلیوں پر گنے جاتے تھے۔ مگر وُہ زمانہ بھی آیا۔ جب سینکڑوں سے ہزاروں اور ہزاروں سے لاکھوں ہو گئے۔ اور اب تو دنیا میں کوئی ایسا علاقہ نہیں۔ جہاں مسلمان نہ ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بالمقابل مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ نے بھی دعوے کئے اور ان کے ساتھ بھی کثرت سے لوگ شامل ہو گئے۔ مسیلمہ کذاب کے متعلق تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ کئی لاکھ اس کے مرید ہو گئے تھے۔ مگر چونکہ خدا کو منظور نہ تھا۔ اسلئے جلد ہی اس کے مریدین کی جمعیت ٹوٹ گئی۔ اور وہ خود بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مارا گیا۔ کوئی اس کا نام لیوا باقی نہ رہا۔ اور اب تو یہ حال ہے۔ کہ اگر کسی کو مسیلمہ کذاب کی طرف نسبت دی جائے تو وُہ اس سے بڑھ کر خطرناک گالی اپنے لئے اور کوئی خیال نہیں کرتا۔ اور مرنے مارنے پر تیار ہو جاتا ہے۔ ان واقعات سے ثابت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نیکی کو بڑھاتا ہے۔ اور بدی کا استیصال چاہتا ہے۔ انہی معنوں میں فرمایا گیا ہے ولا یرضیٰ لعبادہ الکفر۔ کہ خدا اپنے بندوں کے لئے کفر پسند نہیں کرتا۔

موجودہ زمانہ میں نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزرا۔ کہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوےٰ کیا۔ کہ آپ اس زمانہ کے امام اور خدا تعالےٰ کے مامور ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"اب بالآخر یہ سوال باقی رہا۔ کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے۔ جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالےٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو اس وقت میں بے دھڑک کہتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل اور اُس

کی عنایت سے وہ امام الزمان میں ہوں"۔
(ضرورۃ الامام صفحہ ۲۱)

آپ نے فرمایا جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من فارس کہ کوئی زمانہ آئے گا۔ جب ایمان دنیا سے اٹھ جائیگا۔ تب ایک فارسی الاصل شخص کے ذریعہ ایمان اور اسلام دُنیا میں قائم ہوگا۔ آپ وہی فارسی الاصل ہیں۔ اور آپ کے ذریعہ دنیا میں ایمان اور اسلام قائم ہوگا۔ آپ نے خدا کی وحی اور الہام کے ذریعہ بیعت لینی شروع کی۔ آپ کی سخت مخالفت کی گئی۔ جس کے نتیجے میں اپنے بیگانے ہو گئے۔ اور ہندوستان کے تمام علماء نے کفر کا فتوے لگایا۔ اور آپ کو واجب القتل قرار دیا۔ مگر باوجود اس قدر مخالفت کے نیک فطرت لوگوں نے آپ کو قبول کرنا شروع کیا۔ حتیٰ کہ سینکڑوں سے ہزاروں اور ہزاروں سے لاکھوں ہو گئے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے یہ جماعت روز بروز ترقی کر رہی۔ اور تمام ممالک میں پھیل رہی ہے۔ اور اس کی نیکی اور تقوے اور اعلےٰ اخلاق کی دنیا قائل ہو رہی ہے۔ مگر باوجود سخت مخالفت کے اور پیروں سجادہ نشینوں اور علماء کے مقابل پر کھڑا ہونے کے خدا نے آپ کو یہ ترقی کیوں دی۔ اس لئے کہ خدا نے اس کے سامان خود کئے

پس اس زمانہ کے امام حضرت مرزا صاحب نے خدا کے منشاء کے ماتحت چاہا۔ کہ اسلام کے لئے ایک زبردست جماعت تیار ہو۔ جو دین اسلام کی اشاعت کا کام کرے۔ اور نہ صرف ہندوستان میں بلکہ تمام غیر ممالک میں۔ اور اسلام کو حقیقی معنوں میں دنیا میں قائم کیا جائے۔ پس آپ نے احمدیت کی تنظیم قائم کی۔ اور واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کے ارشاد کے ماتحت اپنی جماعت کو اللہ کی رسی مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا۔ سو جیسا کہ خدا کا منشاء اور ارادہ ہے۔ اس کے ماتحت جماعت احمدیہ کام کر رہی ہے۔ اور اس کی تنظیم روز بروز مضبوط ہو رہی ہے۔ جو لوگ واقف ہیں۔ وُہ جانتے ہیں۔ کہ احمدیت کے بالمقابل کئی تنظیمیں ہوئیں۔ مگر وُہ ساری کی ساری ناکام و نامراد رہیں۔ اس لئے کہ خدا کو وہ منظور نہ تھیں۔ اس طرح خدا نے اپنی فعلی شہادت ۴۴

۴۴ سے احمدیت کی سچائی اور احمدیت کی تنظیم کی حقیقت پر مُہر تصدیق ثبت کر دی۔ اور سارے جہان پر واضح کر دیا۔ کہ اب احمدیت کی تنظیم میں شامل ہوئے بغیر کامیابی نہیں۔ اور اس زمانہ کے امام کی اقتداء کے بغیر نجات نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا۔ من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ۔ کہ جو وقت کے امام کو نہیں پہچانتا۔ اور اسے قبول نہیں کرتا۔ وہ جاہلیت اور کفر کی موت مرتا ہے۔

خاکسار۔ قمر الدین مولوی فاضل قادیان

کمیونزم کے متعلق روس میں میرے چشم دید حالات

(۲)

کہا جاتا ہے۔ کہ روس میں مذہبی آزادی ہے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ میں دو سال کے قریب اس ملک کے مختلف شہروں میں قید کی حالت میں رہا۔ میں نے جو سنا اور دیکھا وہ یہی ہے۔ کہ اگرچہ اپنی اپنی عبادت کرنے کے متعلق ممانعت صاف طور پر نہیں اور مسلمان مساجد میں عیسائی گرجوں میں عبادت بجالاتے ہیں۔ مگر حکومت روس جس کا مذہب دہریہ ہے۔ مذہبی عبادات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی اور ہر ایسا شخص جو مذہبی ہو حکومت میں حصہ لینے سے محروم رکھا جاتا ہے۔

تاشقند میں جو وکیل مجھ سے سوالات کرنے کے لئے مقرر تھا۔ وہ تاتار کا ایک عالم نوجوان تھا۔ جو دہریہ ہو چکا تھا۔ میں نے دیکھا۔ کہ حکومت کی پوری کوشش ہوتی تھی۔ کہ سب کو دہریہ بنائے۔

مذہبی تبلیغ تو بالکل بند تھی۔ چنانچہ تاشقند کی قید کے زمانہ میں سب سے بڑے افسر سے جب میں ملا اور مذہبی تبلیغ کے متعلق اس سے گفتگو کی۔ تو اُس نے صاف طور پر کہہ دیا کہ ہم مذہبی تبلیغ کی قطعاً اجازت نہیں دے سکتے۔ کیونکہ جس طرح ہم حکومت چاہتے ہیں۔ اُس میں رخنہ پیدا ہوتا ہے۔ اور خود ماسکو میں جب مجھ سے خدا کے متعلق سوال کیا جاتا۔ تو بڑے گندے پیرایہ میں کیا جاتا۔ جب بولشویک برسر اقتدار آئے تو انہوں نے کئی پادریوں کو مارا اور کئی ڈر کر جلاوطن ہو گئے کیونکہ ان کا خیال تھا۔ کہ یہی لوگ مذہب کے لباس میں فساد برپا کرنے والے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے بھی اصل تنفّر ان کو مذہب کے باعث ہی تھا۔ ورنہ میرا اور کوئی جرم تو ثابت نہیں ہوا تھا۔ اگر میرا کوئی اور جرم ثابت ہو جاتا تو پھر مجھ کو گولی سے اڑا دیتے اور کبھی زندہ نہ چھوڑتے جیسا کہ ماسکو کی جیل میں حاکم نے واضح الفاظ میں اس کا اظہار بھی کر دیا تھا۔ مجھ پر ان کی ایذا رسانیوں کے بعض اوقات ایسے بھی آئے کہ میں نے یقین کر لیا کہ اب میں مارا جاؤنگا۔ اور اپنی ساری توجہ مولیٰ کریم کی طرف کر دی کہ جو تیری مرضی ہے۔ وہی پوری ہو۔ جب میں شروع میں قید ہوا۔ تو مجھ کو کئی مہربانوں نے کہا بھی۔ کہ تو بہت نمازیں اور ذکر الٰہی نہ کر ورنہ تیری خیر نہیں۔ مگر میں نے کہا اگر اس وجہ سے میری خیر نہیں۔ تو پھر تو مجھ کو اپنی خیر کی کوئی پروا نہیں۔

مجھ سے ماسکو میں قید کے دوران میں ٹٹیاں بھی صاف کراتے اور دوسرے قیدیوں سے بھی۔ مگر اس میں بھی مساوات نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ مجھ سے جلد جلد اور زیادہ بار ٹٹیاں صاف کراتے تھے۔ تاشقند کے قید خانہ میں ہفتہ میں دو دفعہ قیدیوں کو ان کے گھروں سے کھانے حسب توفیق آتے۔ اور حکومت سے اس کی اجازت تھی۔ کسی کو پلاؤ کسی کو اعلےٰ پکا ہوا گوشت کسی کو انڈے وغیرہ۔ الغرض کمرے میں مختلف چیزیں اس دن ہر ایک کے پاس ہوتی تھیں۔ بعض غرباء کو ان کے رشتہ دار معمولی روٹی ہی بھیجد یتے۔ اور ہر ایک علیحدہ علیحدہ اپنا کھانا کھاتا مگر بعض عقیدت مند مجھ کو سب سے پہلے مختلف اچھی اشیا ہدیۃً دیتے تو میں قیدیوں میں بانٹ دیتا اور جو سب سے زیادہ غریب ہوتا اور زمین پر لیٹا میں اس کے ساتھ بیٹھ کر کھاتا اس پر وہ اور سب کمرے والے بہت خوش ہوتے۔ اسی طرح جب میں کمرے سے باہر جاتا یا آتا تو بڑی محبت سے السلام علیکم کہتا اور میرے اس قسم کے حالات دیکھ کر کئی کمیونزم کے حامی مجھ پر خدا تعالیٰ کے فضل سے جب فریفتہ ہو جاتے تو میں ان سے کہتا یہ سب اسلام اور قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ جو اس زمانہ میں روحانی اور تازہ دودھ کی طرح ہم کو خدا کے فضل سے میسر آئی ہے۔ چنانچہ ایک روسی نے بڑے شوق سے ایک دن مجھ سے کہا کہ قرآن مجھے دکھائیں اور جب میں نے دکھایا تو مجھ سے قرآن لے کر بڑے شوق سے اس کی ورق گردانی کرنے لگا۔

اس وقت میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہتی جب قضائے حاجت کے وقت وہ بالکل ننگے اور برہنہ ہو کر اپنی ضرورت پوری کرتے اور بڑی بے تکلفی سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوتے کاغذ سے پانی کا کام لیکر فارغ ہو جاتے جب غسل کا وقت ہوتا۔ تو بڑے ہال میں جس کے برآمدے میں ترتیب سے کرسیاں رکھی ہوتی تھیں۔ سب کرسیوں پر تمام کپڑے اتار کر رکھ دیتے اور بالکل برہنہ ہو کر اکٹھے نہاتے۔

ماسکو کے ہسپتال میں دو قسم کا کھانا ملتا تھا۔ ایک اول درجہ کا دوسرا۔ سوئم درجہ کا۔ اول الذکر میں سفید اور اعلےٰ قسم کی ڈبل روٹی ملتی اور گوشت عمدہ اور کباب وغیرہ دیتے اور درجہ سوئم کا کھانا میلی ترش بودار روٹی اور نہایت معمولی گوشت ملتا۔ پہلے تو کچھ عرصہ مجھ کو سوئم درجہ کا کھانا ملتا رہا بعد ازاں ایک دفعہ مجھ کو پاؤ کے قریب مکھن۔ عمدہ ڈبل روٹی۔ اور ایک دو اور چیزیں دی گئیں۔ اس کے بعد مجھ کو اول درجہ کا کھانا ملنا شروع ہو گیا۔ پس یہ تفریق اور اس قسم کی کئی تفریقیں دیکھی گئیں۔

تاشقند کے قید خانہ میں میرے ساتھ کے کمرے والا قیدی جو ایک نیکدل امیر آدمی تھا۔ مجھ کو بعض دفعہ سپاہی کے ذریعہ اچھا کھانا جو اس کو گھر سے آتا بھجوا دیتا۔ مگر روسی سپاہی جو مساوات کا دلدادہ تھا۔ میری بجائے۔ ایک روسی قیدی کو دے دیتا۔ مجھ کو بھی اس کا علم تھا۔ آخر اس مسلمان نے جب اتفاق سے خود یہ دیکھ لیا۔ کہ میری بجائے وہ روسی قیدی کو کھانا دے دیتا ہے۔ تو اس کے غصہ کی کوئی حد نہ رہی۔ اور روسی سپاہی کو اس نے بہت برا بھلا کہا۔ مَیں نے اس کھانا سے جیسا کہ قید خانہ میں میرا دستور تھا اپنے ساتھیوں کو بھی دیا +

خاکسار ظہور حسین دارالامان

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق
مولوی محمد علی صاحب کی تحریریں

۱۹۳۵ء میں میں اسلامیہ کالج لاہور میں تعلیم پا رہا تھا۔ میرے ساتھ میرے ایک نہایت عزیز دوست خواجہ نذیر احمد صاحب ڈار بھی تھے۔ خواجہ صاحب موصوف کو تبلیغ کا اس قدر شوق تھا۔ کہ ان کی صبح و شام کی بحثوں سے جن میں میں بھی ہر وقت ان کے ساتھ ہوتا تھا۔ اس کے نتیجہ میں حق کی متلاشی نگاہیں جستجو میں منہمک ہو گئیں۔ اور دوسروں نے مخالفت کرنی شروع کر دی۔ مجھے یاد ہے۔ ایک دفعہ مناظرہ کے دوران میں مخالفین نے ہماری کتابیں چھین کر ان میں سے بعض کو جلا دیا۔ اور بعض کو پاس ہی کی مسجد کے کنوئیں میں پھینک دیا۔ اور اپنی اس حرکت کو کامیابی کی دلیل سمجھ کر فخر سے پھولے نہ سمائے۔ لیکن ان حرکات کا نتیجہ سنت اللہ کے مطابق یہی ہوا۔ کہ کالج کے بعض سنجیدہ لڑکے ان سے بیزار اور ہماری طرف مائل ہو کر احمدیت کے زیادہ قریب ہو گئے۔

اس دوران میں ایک روز احمدیت کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ کہ ایک صاحب نے پیغامیوں کا ذکر چھیڑ دیا اور کہنے لگے کہ مولوی محمد علی صاحب تو ہمارے قریب ہی ہیں۔ کسی دن ان سے ملیں۔ میں نے کہا۔ ہاں ضرور۔ میں نے بھی آج تک انہیں نہیں دیکھا۔ اس طرح نیاز حاصل ہو جائینگے۔ چنانچہ ہم مولوی صاحب سے ملاقات کے لئے احمدیہ بلڈنگز میں چلے گئے۔

ہم ان کے ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے ہمیں ملاقات کا موقعہ دیا۔ رسمی گفتگو ہوتی رہی۔ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں۔ کونسی کلاس میں تعلیم پاتے ہیں وغیرہ ذالک۔ لیکن اس دوران میں مذہبی گفتگو کوئی طرح نہ پڑ سکی۔ جب ہم نے رخصت چاہی۔ تو مولوی صاحب نے کچھ ٹریکٹ اپنے شیلف میں سے نکال کر میرے غیر احمدی دوستوں کو ہدیۃً دیئے۔ اور مجھے مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔ آپ کو ہمارے ٹریکٹوں کی کیا ضرورت ہے۔ آپ تو ہم سے پہلے ہی ایک قدم آگے ہیں۔ میں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور ہم واپس آ گئے۔

وقت گزرتا گیا۔ میں اپنی تعلیم مکمل کر کے دہلی سپلائی ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہو گیا۔ ایک دن اپنی ڈاک میں پیغام صلح دیکھ کر میری حیرت کی حد نہ رہی۔ میں نے کئی دفعہ سوچا۔ کہ جب ہم ان سے ایک قدم آگے ہی ہیں۔ تو پھر ان کے لٹریچر کی کیا ضرورت۔ لیکن اب ناگہاں طور پر یہ کرمفرمائی۔ اخبار کھولا تو اس میں مصری صاحب کے مضامین بکثرت تھے۔ اس کے بعد پیغام صلح آنا شروع ہو گیا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی۔ اور میں نے اپنی زندگی دین کی خاطر وقف کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اپنی ملازمت کو خیر باد کہہ دیا۔ اور قادیان چلا آیا۔

دہلی کے قیام کے دوران میں اہل پیغام کی اس عنایت کا شکریہ میرے ذمہ تھا۔ اور میں ابھی اس کی ادائیگی سے سبکدوش نہ ہوا تھا۔ کہ ریویو کے پرانے فائل پڑھتے پڑھتے میری نظر سے مولوی محمد علی صاحب کا مضمون "عصر جدید کا بے وجہ جوش اور سلسلہ احمدیہ کی اصلی غرض" گذرا۔ اور میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اس قیمتی مضمون کے چند اقتباسات پیش کر کے اپنے شکریہ کی ادائیگی کے فریضہ سے سبکدوش ہونے کی کوشش کروں۔ چنانچہ وہ اقتباسات درج ذیل ہیں۔ یہ عبارتیں اس قدر واضح ہیں۔ کہ ان کے متعلق زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ میں بھی بغیر اپنی طرف سے کوئی تنقید پیش کئے ان کو من وعن درج کرتا ہوں۔

مولوی صاحب فرماتے ہیں:-

(۱) "مجھے تعجب آتا ہے۔ کہ اعتراض کرتے وقت تو عیسائی اور اس سلسلہ کے مخالف بڑی بڑی باریکیاں نکالتے ہیں۔ مگر اس موٹی بات کو نہیں سمجھے۔ کہ ایک مدعی نبوت میں کس امتیازی نشان کا پایا جانا ضروری ہے۔ جس سے اس کا حق پر ہونا کھل جائے۔ عیسائیوں کے ہاتھوں میں توریت موجود ہے۔ اور ہزاروں انبیاء کے نمونے ان کی آنکھوں کے سامنے موجود ہیں۔ مگر کبھی وہ اپنی بحث کو اس رخ پر نہیں لائینگے۔ کہ توریت نے وہ کونسا امتیازی نشان پیش کیا ہے۔ اور ہزاروں انبیاء کی زندگی میں وہ کونسا امتیازی نشان پایا جاتا ہے۔ جس سے نبی کی نبوت اور منجانب اللہ ہونے پر قطعی اور یقینی ثبوت ملتا ہے۔"

(۲) "ہر ایک نبی نے جو خدا کی طرف سے آیا ہے۔ دو باتوں پر زور دیا ہے۔ اول یہ کہ لوگ خدا پر ایمان لائیں۔ اور دوسرا یہ کہ اسکی نبوت کو اور اس کے منجانب اللہ ہونے کو تسلیم کر لیں۔ چنانچہ قرآن شریف کے پڑھنے والے پر یہ امر پوشیدہ نہیں۔ ان میں اول الذکر امر تو اس کے مشن کا اصل مقصد ہوتا ہے۔ اور ثانی الذکر کا تسلیم کرنا اس واسطے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ اس مقصد کے حصول کا ذریعہ ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا پر زندہ ایمان بغیر نبی کو ماننے کے پیدا نہیں ہو سکتا۔"..."سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بعینہٖ اس قدیم سنت الٰہی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو بھی مبعوث فرمایا ہے۔"

(۳) "اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ محض نظارہ قدرت سے خدا کی ہستی پر یقین کامل پیدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو دنیا میں کسی نبی کے آنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ اور اللہ تعالیٰ کے پے در پے نبی اور رسول بھیجنے سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ ہر نبی کے ظہور کے کچھ مدت بعد وہ ایمان دلوں سے اٹھ جاتا تھا۔ اور اس لئے پھر دوسرا نبی اس ایمان کو از سر نو تازہ کرنے کے لئے بھیجا جاتا تھا۔"

(۴) "مثال کے طور پر نبی کے وجود کو آفتاب سے مشابہت دے سکتے ہیں۔ کیونکہ جیسے ایک کا وجود دنیا میں نور پھیلاتا ہے۔ دوسرے کا وجود روحانی انوار و برکات کا ذریعہ ہوتا ہے۔ پس جس طرح آفتاب کے غروب ہو جانے کے بعد محض گذشتہ آفتاب کے انوار کے قصے واقعی روشنی پیدا نہیں کر سکتے۔ اسی طرح نبی کے نشانات جب مشاہدہ کی حد سے گذر کر قصہ اور کہانی کا رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ تو ان قصوں اور کہانیوں سے نور ایمان پیدا نہیں ہوتا۔ جبتک کہ آفتاب نبوت ظہور کر کے دوبارہ اسکی تیز شعاعیں تمام تاریکیوں کو پاش پاش نہ کر دیں۔ یہ خدا کی سنت لاتبدیل ہے۔ یعنی ہمیشہ سے وہ ایمانی ضعفوں اور روحانی تاریکیوں کے وقت اس طرح اصلاح کرتا رہا ہے۔ کہ اپنی طرف سے ایک شخص کو دنیا کی ہدایت کے لئے مامور کر کے اس پر اپنی طاقت اور قدرت کی تجلیات کو ظاہر کرتا ہے۔

..... پس خدا نے اپنی قدیم سنت کے مطابق ولن تجد لسنت اللہ تبدیلا ایک شخص کو اس طرح پر مامور فرمایا۔ جس کے ہاتھ پر اس نے ایسے ہی خارق عادت امور اور نشانات ظاہر فرمائے۔ جیسے وہ ہمیشہ انبیاء کے ہاتھ پر ظاہر فرماتا رہا۔"

مندرجہ بالا چار اقتباسات کے علاوہ اگر اہل پیغام یہ دیکھنا چاہیں۔ کہ اس چھوٹے سے مضمون میں مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا کتنی دفعہ اقرار کیا ہے۔ نہیں نہیں خود ہی اقرار نہیں کیا۔ بلکہ خواجہ غلام الثقلین کو یقین دلانے کی کوشش کی ہے۔ تو ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۱۲ صفحہ ۴۶۳ - ۴۶۹ مطالعہ فرمائیں۔

(نور محمد نسیم سیفی بی۔ اے مبلغ نائیجیریا از کبابیر حیفا)

"انکشاف حقیقت"

رسالہ "ستیارتھ پرکاش ایجی ٹیشن پر تبصرہ" حصہ دوم جس کا دوسرا نام انکشاف حقیقت ہے۔ اس کے متعلق جناب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب انچارج تحریک جدید لکھتے ہیں:-

"اخی المکرم ملک فضل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی تازہ تصنیف "ستیارتھ پرکاش ایجی ٹیشن پر تبصرہ" موسومہ انکشاف حقیقت میں نے پڑھی آپ کی تحریر کی تردید کوئی آریہ سماجی کر ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ آپ نے ان کے گھر کی شہادتیں ایسی جمع کی ہیں۔ کہ سماج کا منہ بند کر دیا ہے۔ آپ کی اور بھی تصانیف میں نے خریدی اور پڑھی ہیں۔ آپ ہمیشہ ایسے جواہر ریزے جمع کرتے ہیں۔ جو صدہا صفحات پڑھنے سے آپ ہی کا کام ہے۔ کہ کریں۔ میں اس کتاب کے متعلق اتنا ہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ میں نے عصر کی ایک نماز کے ہر سجدے میں آپ کی ترقی دارین۔ درازیٔ عمر از دیادِ علم کے لئے دعا کی۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسی اولاد عطا فرمائے۔ جو آپ کے نقش قدم پر چلے۔ ہر احمدی کو یہ کتاب خرید کر پڑھنا چاہیئے۔ تاکہ جب کسی آریہ سماجی سے گفتگو کا موقع ملے۔ تو یہ حوالے کام دیں۔ ملک فضل حسین صاحب کا طرز تحریر اس قدر شائستہ اور مہذب ہوتا ہے۔ کہ کسی آریہ سماجی کو بھی پڑھ کر اشتعال پیدا نہیں ہو سکتا۔ آپ کا استدلال گہرے سوراخ آریہ عقائد میں کرتا چلا جاتا ہے۔ اور پڑھنے والا اگر وہ ضدی نہیں۔ تو ضرور متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ ملک صاحب کو تائید غیبی عطا فرماتا رہے۔"

قیمت حصہ اول ۱۰/ حصہ دوم ۸/ - خاکسار مہتمم نشر و اشاعت قادیان

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۲۵۹ منکہ ہاجراں بی بی زوجہ چودھری غلام محمد صاحب قوم کھوکھر جٹ عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن دارالفضل قادیان P.O قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک صد روپیہ حق مہر ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ زیور کوئی نہیں ہے اگر میں اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :- نشان انگوٹھا ہاجراں بی بی دارالفضل قادیان۔ گواہ شد :- غلام ربانی بقلم خود پسر حقیقی۔ گواہ شد چودھری غلام محمد خاوند موصیہ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۲۵۶ منکہ نذیر بیگم زوجہ چودھری نذیر احمد باجوہ ایم۔ اے پلیڈر قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ محلہ ایبٹ روڈ ڈاک خانہ سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۴۵ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ فہرست جائیداد حسب ذیل ہے :- (۱) زیورات طلائی مبلغ ۱۰۰۰/- روپے (۲) نقد ۲۰۰/- روپے (۳) حق مہر ۱۰۰۰/- روپے (۴) سیونگ مشین مالیتی ۱۰۰/- روپے۔ جس کے آٹھویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں اگر کوئی جائداد آئندہ حاصل ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نذیر بیگم بقلم خود۔ گواہ شد نذیر احمد باجوہ پلیڈر سیالکوٹ بقلم خود گواہ شد :- محمد حسین سپرنٹنڈنٹ دفتر ٹاؤن کمیٹی سیالکوٹ انسپکٹر وصایا (آنریری) بقلم خود

نمبر ۸۲۵۵ منکہ ناظرہ بیگم زوجہ مولوی محمد عبداللہ صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ فروری سنہ ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) طلائی کانٹے قیمتی ۷۴/- روپے آٹھ آنے۔ اور ۴۰/- روپے نقد ہیں اور مہر ۱۰۰۰/- روپیہ ذمہ خاوند ہے جس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں (۲) اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ ناظرہ بیگم گواہ شد :- محمد عبداللہ اعجاز خاوند موصیہ

نمبر ۸۲۵۴ منکہ نور الہٰی ولد امام بخش صاحب قوم ماچھی عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۰۵ء ساکن چھینہ بھٹیاں P.O گھوڑیواہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا مکان خام ہے جس کے ملبہ کا صرف میں مالک ہوں ملبہ کی قیمت مبلغ ۱۰۰/- روپے ہوگی۔ اس کے علاوہ میرے لڑکے ۵/- روپے ماہوار دیتے ہیں اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا نور الہٰی بھینی بانگر خورد گواہ شد :- لال دین بقلم خود۔ گواہ شد رحمت علی داماد موصی۔ گواہ شد :- بشیر احمد رئیس دارالعلوم۔

نمبر ۸۲۴۹ منکہ محمد حنیف ولد نبی بخش صاحب قوم راجپوت ریٹائرڈ مدرس عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۹ء ساکن نزد ٹھیل سنگھ حال دارالبرکات قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد میں تین مکان ایک چوبارہ اور پانچ عدد دوکانات ہیں۔ جن کو میں بحصہ رسدی اپنے تینوں بیٹوں محمد سعید احمد۔ محمد حمید احمد۔ عبدالرشید میں تقسیم کر کے دے چکا ہوا ہوں۔ اس وقت میرے پاس ایک ہزار روپیہ نقد موجود ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا مجھے کوئی رقم ملے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد محمد حنیف موصی دارالبرکات گواہ شد عبدالرشید پسر موصی۔ گواہ شد :- محمد حمید احمد پسر موصی گواہ شد :- علی محمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۲۴۸ منکہ محمد اسمٰعیل منیر ولد ایم نفضل کریم صاحب قوم معمار پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان P.O خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی کسی قسم کی جائیداد نہیں ہے میں واقف زندگی ہوں۔ مجھے مبلغ ۵/- روپے ماہوار گزارہ دفتر تحریک جدید سے ملتا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد محمد اسمٰعیل واقف زندگی سپیشل کلاس جامعہ احمدیہ گواہ شد :- کریم بخش۔ گواہ شد ظفر محمد جامعہ احمدیہ قادیان

نمبر ۸۲۴۷ منکہ مختار بیگم زوجہ چودھری غلام ربانی گرمسیوری قوم کاہلوں جٹ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل قادیان P.O خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ بمعہ زیور ۱۵۰۰/- روپیہ حق مہر جس کے عوض مجھے ایک مکان ملا ہوا ہے اور زیور بھی اس میں شامل ہے۔ مکان کی تعدادی زمین ۸ مرلہ ہے۔ جس میں دو کمرے اور ایک برآمدہ ہے اس مکان میں میری خود رہائش ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :- مختار بیگم۔ گواہ شد :- غلام ربانی ولد چودھری غلام محمد صاحب دارالفضل قادیان گواہ شد غلام محمد دارالفضل قادیان۔ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۰۸۱ منکہ خوشی محمد ولد چودھری فتح محمد صاحب نمبردار قوم جٹ پیشہ زمیداری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع گھنوکے ججہ ڈاک خانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد ۴۰ کنال زمین بلا شراکت غیرے ہے جس کی موجودہ قیمت ۲۰۰۰/- روپے ہے۔ مکان وغیرہ ۸۰۰/- روپے کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد خوشی محمد موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :- ماسٹر محمد یعقوب خان گواہ شد :- چودھری محمد خاں نمبردار بقلم خود۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۱۲۶ منکہ جان محمد ولد چودھری شاہ محمد صاحب قوم جٹ پیشہ زمیدارہ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۰۵ء ساکن موضع گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اراضی تعدادی ۱۷ کنال بلا شراکت غیری قیمتی ۸۰۰/- روپے کی ہے۔ اراضی مرہونہ مکیصد روپیہ کی ہے مکان وغیرہ ۲۰۰/- روپے۔ کل ۱۱۰۰/- روپے ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں آئندہ جو جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ جان محمد موصی بقلم خود۔ گواہ شد :- شیخ غلام رسول سکرٹری مال۔ گواہ شد :- خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۰۶۹ منکہ مہراں بی بی زوجہ الہٰی بخش، موصی قوم راجپوت بھٹی احمدی عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۷ء ساکن بیری ڈاک خانہ اوانکو ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ یکصد روپیہ مہر ذمہ خاوند ہے اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ بوقت وفات جو جائیداد بھی میری موجود ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا مہراں بی بی۔ گواہ شد الہٰی بخش نمبردار خاوند موصیہ۔ گواہ شد چراغ دین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گواہ شد :- علی محمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۲۲۱ منکہ عبدالغفور ولد شیخ رحیم بخش صاحب قوم راجپوت عمر ۴۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت ماہوار آمد پچاس روپے ماہوار ہے اور جائیداد ایک مکان قیمتی دس ہزار روپیہ کے ۱/۴ حصہ کا مالک ہوں۔ میری وفات کے بعد یہ وصیت حاوی ہوگی میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ہمیشہ ادا کرتا رہوں گا۔ العبد :- شیخ عبدالغفور موصی گجرات گواہ شد :- شیخ عبدالغنی آنریری انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد :- محمد یوسف گورنمنٹ پنشنر گجرات

نمبر ۸۱۰۲ منکہ محمد خاں نمبردار ولد فتح محمد نمبردار قوم جٹ پیشہ زمیداری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گھنوکے ججہ ڈاک خانہ قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی ۴۰ کنال بلا شرکت غیری جس کی موجودہ قیمت ۲۰۰۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا یا میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی + العبد محمد خاں نمبردار موصی گواہ شد :- ہدایت اللہ پسر موصی گواہ شد :- ماسٹر یعقوب خاں گواہ شد :- چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۷۹۹۸ منکہ مبارکہ شوکت زوجہ حکیم فضل الٰہی صاحب قوم قریشی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی دارالعلوم قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے علاوہ زیور طلائی گیارہ تولہ تین ماشہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ مبارکہ شوکت موصیہ۔ گواہ شد فضل الٰہی آف راہوں۔ گواہ شد مقبول احمد مولوی فاضل دارالرحمت

نمبر ۸۰۹۴ منکہ غلام قادر ولد اسد دتہ صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی للعہ کنال ملکیت میری جس کی قیمت اندازاً ۴۰۰۰/- روپے ہے۔ مکان خام جس کا ۱/۳ حصہ میرا ہے۔ جس کی قیمت اس وقت ۲۰۰/- روپے ہے اور میں اس وقت علاقہ سندھ نصرت آباد اسٹیٹ میں زمینداری کرتا ہوں۔ وہاں اس وقت مال مویشی وغیرہ ۱۶۰۰/- روپے کی مالیت کا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد غلام قادر موصی نصرت آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ فضل بھمبرو سندھ۔ گواہ شد:- غلام رسول گھٹالیاں۔ گواہ شد:- چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

گجراتی تبلیغی ٹریکٹ

خاکسار نے گجراتی زبان میں ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جو گجراتی داں۔ ہندو پارسی خوجہ میمن۔ بوہرے وغیرہ اقوام کے لئے انشاءاللہ مفید ہوگا۔ جو دوست اپنے علاقے کے گجراتی داں لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں وہ خاکسار سے مفت منگوالیں

خاکسار عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

درخواست دعاء

میرے عزیز بھائی حمید اللہ خاں کو ایک ہفتہ بخار نارمل رہ کر اب پھر تین دن سے شام کو حرارت ہونے لگی ہے ۹۹ اور ۱۰۰ تک حرارت ہو جاتی ہے۔ بہت فکر ہے پنی سیلین ابھی جاری ہے۔ آج ۱۶ دن ہو گئے ہیں۔ اور ابھی پنی سیلین پانچ دن اور استعمال ہوگی۔

پس صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دوست دعا کو جاری رکھیں کہ خدا تعالیٰ عزیز کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور عزیز کو لمبی عمر عطا فرمائے

خاکسار:- بیگم چوہدری سر ظفر اللہ خاں ۸ پارک روڈ۔ نئی دہلی

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجیے

(منیجر الفضل)

ضرورت رشتہ

دو لکھی پڑھی لڑکیوں کے لئے جن کی عمر ۱۴-۱۶ برس ہے۔ اور امور خانہ داری سے پوری طرح واقف ہیں۔ دو اچھے رشتوں کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی اعلیٰ تعلیم یافتہ برسر روزگار ہوں اور پٹھان یوسف زئی خاندان سے تعلق رکھتے ہوں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ ڈاکٹر نثار احمد ۶ ماڈرن آئی وی۔ انڈر مرینہ ہوٹل نئی دہلی

اعلان نکاح

میرے لڑکے ضیاء الدین کا نکاح عزیزہ سلمیٰ بیگم بنت میاں برادرم عبدالرحیم صاحب راجپوت ساکن پنڈی چیری سے بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۲۰/۳/۴۵ کو بروز جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے مسجد نور میں پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہمارے لئے بابرکت فرمائے آمین

ابو الضیاء روشن الدین پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ پنڈی چیری

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۸ راپریل۔ کل جاپان کی نئی کیبنٹ نے چارج لے لیا۔ کل جاپانی جہازوں کا ایک بہت بڑا قافلہ چین کی طرف جا رہا تھا۔ کہ خاص جاپان کے جزیرہ کیوشو کے پچاس میل جنوب میں امریکن بمباروں نے جنگی جہازوں سے اڑ کر اسے جا لیا۔ اور جھپٹ جھپٹ کر حملے کئے۔ بحری لڑائی کے نتیجہ میں جاپانیوں کا ۴۵ ہزار ٹن کا جہاز "یماٹو" سمندر کی تہ میں جا پہنچا۔ اس کے علاوہ دو کروزر اور دو ڈسٹرائر بھی ڈوب گئے۔ اور تین ڈسٹرائروں کو آگ لگ گئی

امریکن فوج اوکے ناوا کے دونوں سمندری کناروں پر بڑھتی جا رہی ہے۔ اور دو میل اور آگے نکل گئی ہے۔ منڈاناد کے جنوبی علاقہ کو دشمن سے تقریباً صاف کیا جا چکا ہے۔ امریکن ہوائی جہازوں نے جنوبی چین کے سمندروں میں بہت سے سامان لے جانے والے جاپانی جہازوں کو نقصان پہنچایا۔ امریکن بمباروں نے کل پھر ٹوکیو پر حملہ کیا۔ اور ۴۶ جاپانی ہوائی جہاز برباد کر دیئے۔ ان بمباروں کے ساتھ جو فائٹر گئے تھے۔ انہوں نے بھی ۱۰۱ جاپانی ہوائی جہاز تباہ کر دیئے۔ ۳۷ اور بھی شاید برباد ہو گئے۔ صرف پانچ امریکن بمبار کام آئے۔

لنڈن ۸ راپریل۔ فوجی محاذ پر کینیڈین فوج ایمڈن کی بندرگاہ کی طرف میدان پر میدان مارتی ہوئی بڑھ رہی ہے۔ ایک برطانی دستہ بریمن کی دریائی بندرگاہ سے صرف ۱۵ میل پر ہے۔ اور اسی طرح ہنوور سے بھی اتحادی فوج اب اتنے ہی فاصلہ پر ہے۔ ملہوزن کے شمال مشرق میں جرمنوں نے جوابی حملہ کیا۔ مگر اسے روک لیا گیا۔ گا تھا کے نواح میں تیسری امریکن فوج نے ایک تہہ خانہ پر قبضہ کیا ہے۔ جس میں سے لاکھوں پونڈ کا سونا اور سکے ملے ہیں۔

ماسکو ۸ راپریل۔ ایک روسی فوج ویانا کو ایک طرف چھوڑ کر آگے بڑھ گئی ہے۔ ویانا شہر کے جنوبی علاقہ میں زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔

ایتھنز ۸ راپریل۔ یونان کے وزیر اعظم جنرل پلاسٹراس نے استعفیٰ دے دیا ہے۔

ماسکو ۸ راپریل۔ سوویٹ ریڈیو سے اعلان ہوا ہے۔ کہ یوگوسلاویہ کے وزیر اعظم مارشل ٹیٹو بذریعہ ہوائی جہاز وہاں پہنچ گئے ہیں۔ آپ مارشل سٹالن سے اہم مذاکرات کریں گے۔ بعض دیگر یوگوسلاوی لیڈر بھی آپ کے ساتھ ہیں۔

لاہور ۸ راپریل۔ مسلم لیگ کے اخبار "نوائے وقت" کے ایڈیٹر و منیجر کو ڈیفنس رولز کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ الزام یہ ہے۔ کہ وہ اپنے ماہوار کوٹا سے زیادہ نیوز پرنٹ کاغذ خرچ کر کے پیپر کنٹرول آرڈر کی خلاف ورزی کرتے رہے۔ اور حکومت کو غلط رپورٹیں بھیجتے رہے۔

دہلی ۸ راپریل۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستانی فوج کے کمشنڈ افسروں کی تنخواہ برطانی کمشنڈ افسروں کے برابر کر دی گئی ہے۔ شادی شدہ اور غیر شادی شدہ ہونے کی صورت میں الاؤنس بھی مساوی ہونگے۔

لنڈن ۸ راپریل۔ ہملر کے اخبار "ڈرش کوارز" نے لکھا ہے۔ کہ ہم یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ ہمیں فوجی اعتبار سے شکست دینا ممکن ہے۔ مگر ہمارا یہ یقین غیر متزلزل ہے۔ کہ ہمارا مشن سچا ہے۔

پشاور ۸ راپریل۔ خان کاہدار خاں ایم ایل اے (کانگرسی) کو کل ان کے گاؤں واقع ضلع مردان میں کسی نے گولی سے اڑا دیا۔

اٹاوا ۸ راپریل۔ کینیڈا کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ عنقریب ہندوستان اور کینیڈا کے مابین ہائی کمشنروں کا تبادلہ ہوگا۔

لنڈن ۸ راپریل۔ جاپان کے سابق کمانڈر انچیف ایڈمرل ٹاکاشی نے ایک بیان میں کہا۔ کہ جاپانی بیڑا اتحادیوں کے حملہ کا ترکی بہ ترکی جواب دینے کے لئے تیار کھڑا ہے۔ اور مناسب موقعہ کا منتظر ہے۔

لنڈن ۸ راپریل۔ جاپانی نیوز ایجنسی نے ٹوکیو کے دفتر خارجہ کے حوالہ سے لکھا ہے۔ کہ روس اور جاپان کے مابین غیر جانبداری کے معاہدہ کے ختم ہو جانے کے باوجود حکومت جاپان روس کے متعلق اپنی غیر جانبدارانہ پالیسی کو برقرار رکھنے کی کوشش کریگی۔ امریکہ کے دفتر جنگی اطلاعات نے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ ممکن ہے۔ روس اور جاپان کے باہمی تعلقات نہایت سرعت کے ساتھ کوئی اور صورت اختیار کر لیں۔

لنڈن ۸ راپریل۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئیو جیما کا سپریم جاپانی کمانڈر اس جزیرہ کا دفاع کرتے کرتے ایک بہادر کی طرح مارا گیا۔ مرنے کے بعد جاپانی گورنمنٹ نے اس کے عہدہ میں ترقی کر دی ہے۔

لنڈن ۸ راپریل۔ جاپان میں جو نئی وزارت بنی ہے۔ اس کے ارکان پر نظر ڈالتے ہوئے یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ ممکن ہے۔ جاپان اتحادیوں کے ساتھ صلح کے لئے تیار ہو جائے۔

لنڈن ۸ راپریل۔ پولینڈ کی وزارت اطلاعات نے اعلان کیا ہے۔ کہ پولینڈ کا نائب وزیر اعظم پولش گورنمنٹ کا ڈیلیگیٹ اور سابق ہوم آرمی کمانڈر ۲۷ مارچ کو سفید روس کے کسی مقام پر روسی کمانڈر کے نمائندہ کے ساتھ کانفرنس کے بعد واپس نہیں آئے۔ اس کے بعد سوویٹ پولیٹیکل پولیس کے ایک ذمہ وار افسر کی طرف سے دعوت موصول ہونے پر پولینڈ کے تین وزیر۔ تین پولیٹیکل لیڈر اور ایک ترجمان گئے تھے۔ اور وہ بھی پر اسرار طور پر غائب ہو چکے ہیں۔ پولش وزیر اطلاعات نے اعلان میں لکھا ہے۔ کہ ان لوگوں کے متعلق کچھ علم نہیں۔ کہ یہ لوگ کہاں گئے۔ اور ان پر کیا گذری۔

لائلپور ۷ راپریل۔ گندم -/۱۰/۹ تا -/۱۴/۹ مکی -/۱۴/۶ تا -/۸/۶ گڑ -/۲/۹ تا -/۶/۱۰ روپے شکر -/۸/۱۲ تا -/۱۴/۱۴ گھی -/-/۱۳۰ روپے بنولہ بیورہ -/۱۲/۸ امرتسر میں سونا -/-/۷۶ چاندی -/-/۱۳۰ پونڈ -/۸/۹۴

لنڈن ۸ راپریل۔ جرمن ہائی کمانڈ نے جنرل گوڈیرین کو مشرقی محاذ کے کمانڈر انچیف کے عہدہ سے الگ کر کے اسکی جگہ جنرل فرنیڈ شوامز کو مقرر کیا ہے۔

لنڈن ۸ راپریل۔ ویانا کے گورنر کو اس کے چار ساتھیوں سمیت جرمنوں نے گرفتار کر لیا جبکہ وہ سوئٹزرلینڈ میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ ان کے قبضہ سے غیر ملکی کرنسی کی صورت میں بھاری رقوم برآمد ہوئیں۔ نازی ہائی کمانڈ کی عدالت میں ان کے خلاف کارروائی کی جائیگی۔

لنڈن ۸ راپریل۔ مغربی محاذ پر اتحادی دستے بریمن اور ہنوور کے اور قریب پہنچ گئے ہیں ساتویں امریکن فوج کے اگلے بکتر بند دستے صرف دس میل دور ہیں۔ شمال مغرب سے وہ دستے آگے بڑھ کر ایک جھیل کے کنارے جا پہنچے ہیں۔ جو ہوائی جہازوں سے اس علاقے میں اتارے گئے تھے۔ جنرل پیٹن کے بکتر بند دستوں نے سڑکوں کے دو اہم مراکز پر قبضہ کر لیا ہے۔ کل ہالینڈ میں جرمن سرحد کے قریب ہوائی فوج اس وقت اتاری گئی۔ جب کینیڈین فوج کے دونوں بازوؤں پر دشمن کا دباؤ بڑھ رہا تھا۔ صرف کل کی لڑائیوں میں جنرل پیٹن نے ۱۹ ہزار جرمن قیدی پکڑے۔

واشنگٹن ۸ راپریل۔ جزیرہ نیگروس میں امریکن فوج اب تک تیس میل تک بڑھ چکی ہے۔ اور دو ہوائی میدانوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اوکے ناوا میں جوں جوں امریکن دستے جزیرہ کے صدر مقام ناہا کے قریب پہنچ رہے ہیں۔ دشمن کی مزاحمت شدید تر ہوتی جا رہی ہے۔ چین کے سمندر کی اب پوری طرح ناکہ بندی کر لی گئی ہے۔

کلکتہ ۸ راپریل۔ وسطی برما میں جاپانی دستے تھازی کے شمال میں پہاڑیوں میں پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اتحادی دستے مانڈلے جانے والی سڑک کے ساتھ ساتھ سرگرمیاں دکھا رہے ہیں۔ کل بمباروں نے مولمین کے ہوائی میدان کے پاس جاپانی فوجی ذخائر پر حملے کئے۔ تھازی اور ٹانگوب کے علاقہ میں دشمن کے فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔ وسطی برما میں تھازی کے شمال اور جنوب دونوں طرف جاپانی فوجی چوکیوں پر بمباری کی گئی۔ رنگون مانڈلے ریلوے پر بڑے زور کا حملہ ہوا۔ کئی ریل کے ڈبے اڑ گئے۔ اور دریاؤں میں بہت سی جاپانی کشتیاں غرق ہو گئیں۔ بہت سی عمارتیں بھی برباد ہو گئیں۔

لنڈن ۸ راپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ویانا میں جرمن بہت سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ جرمن ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ ایک روسی فوج شہر کے وسطی حصہ سے صرف تین میل دور ہے۔ شہر کی ایک بستی مولیڈنگ کے ایک ایک مکان میں لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمن ایمرجنسی ریزرو اور طوفانی دستے بھی جنگ میں شریک ہو رہے ہیں۔ روسی توپیں سخت گولہ باری کر رہی ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ شہر جل رہا ہے۔ کچھ روسی دستوں نے چیکوسلواکیہ سے مغرب کا رخ کر کے مورو دیا کے صدر مقام کی طرف پیشقدمی شروع کر دی ہے۔ ویانا کی بعض بستیوں میں روسیوں نے مضبوط مورچے بنا لئے ہیں۔ اور سخت حملے کر رہے ہیں۔